ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اصل بات یہی ہے کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی خالص محبت سے اس طرح پر لبریز ہو جاوے جیسے کہ عطر کا شیشہ بھرا ہوا ہو اور خدا تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے- یہ مراد اگر مل جاوے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی مراد نہیں ہے- جب اللہ تعالیٰ سے ایسا قرب اور تعلق ہو کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کا تخت گاہ ہو تو یہ ناممکن ہے کہ یہ اس کے انوار و برکات سے مستفیض نہ ہو اور اس کا کلام نہ سنے-

اگر چاہتے ہو کہ اس کا کلام سنو تو اس کا قرب حاصل کرو- مگر یہ یاد رکھو کہ اصل مقصود تمہارا یہ نہ ہو- ورنہ میرا اپنا یہی مذہب ہے کہ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہوگا- کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کی محبت کی غرض اصل تو یہ ہوئی کہ الہام ہوں یا کشوف ہوں اور پھر باریک طور پر اس کے ساتھ نفسانی غرض یہ ملی ہوئی ہوتی ہے کہ اس سے ہماری شہرت ہو- لوگوں میں ہم ممتاز ہوں- ہماری طرف رجوع ہو- یہ باتیں صافی تعلقات میں ایک روک ہو جاتی ہیں اور اکثر اوقات شیطان ایسے وقت پر قابو پا لیتا ہے- وہ باریک نفسانی غرض کو پا لیتا ہے- پھر نفسانی خواہشیں بھی آنے لگتی ہیں اور اس طرح پر آخر موقعہ پر شیطان ہلاک کر دیتا ہے- اس لئے نہایت امن کی راہ یہی ہے کہ انسان اپنی غرض کو صاف کرے اور خالصتاً رو بخدا ہو- اس کے ساتھ اپنے تعلقات کو صاف کرے اور بڑھائے اور وجہ اللہ کی طرف دوڑے- وہی اس کا مقصود اور محبوب ہو اور تقویٰ پر قدم رکھ کر اعمال صالحہ بجا لاوے- پھر سنت اللہ اپنا کام آپ کرے گی- اس کی نظر نتائج پر نہ ہو بلکہ نظر تو اسی ایک نقطہ پر ہو- اس حد تک پہنچنے کے لئے اگر یہ شرط ہو کہ وہاں پہنچ کر سب سے زیادہ سزا ملے گی تب بھی اسی کی طرف جاوے- یعنی کوئی ثواب یا عذاب اس کی طرف جانے کا اصل مقصد نہ ہو- محض خدا تعالیٰ ہی اصل مقصد ہو- جب وفاداری اور اخلاص کے ساتھ اس کی طرف آئے گا اور اس کا قرب حاصل ہوگا تو یہ وہ سب کچھ دیکھے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی کبھی نہ گزرا ہوگا اور کشوف اور خواب تو کچھ چیز ہی نہ ہوں گے- پس میں تو اس راہ پر چلانا چاہتا ہوں اور یہی اصل غرض ہے-

(ملفوظات جلد پنجم ص 77)

مجھے بھی ثواب کی خواہش ہے

آنحضرت ﷺ جب غزوہ بدر کیلئے مدینہ سے نکلے تو سواریاں بہت کم تھیں تین تین آدمیوں کے حصے ایک ایک اونٹ آیا- آنحضرت ﷺ خود بھی اس تقسیم میں شامل تھے اور آپؐ کے حصہ میں جو اونٹ آیا اس میں آپؐ کے ساتھ حضرت علیؓ اور ابولبابہؓ بھی شریک تھے اور سب باری باری سوار ہوئے- جب رسول کریم ﷺ کی باری آتی تو دونوں جانثار عرض کرتے یا رسول اللہ آپؐ سوار رہیں ہم پیدل چلیں گے مگر آپؐ فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ پیدل چلنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ میں تم دونوں سے زیادہ ثواب سے مستغنی ہوں-

(مسند احمد جلد 1 ص 411- حدیث نمبر 3901)

قرآن کریم میں ایسے مضامین ہیں جو دلوں میں تبدیلی پیدا کرنے والے ہیں- (حضرت مصلح موعود)

اسسٹنٹ لائبریرین کی خالی آسامی

خلافت لائبریری ربوہ میں اسسٹنٹ لائبریرین کی آسامی خالی ہے- جس کیلئے کم از کم تعلیم ایم-اے لائبریری سائنس ہے- اس کی تنخواہ 2510-100-3310-120-4750-145-5910 گریڈ کے مطابق ابتدائی طور پر 2510+1000 روپے مہنگائی الاؤنس ہوگی- مرکز سلسلہ میں ملازمت کے خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواست امیر جماعت سے اپنی تصدیق شدہ سندات کی نقول کے ساتھ انچارج خلافت لائبریری ربوہ کے نام 15 جنوری 2003ء تک ارسال فرمائیں-

(انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

آرکیٹکٹس و انجینئرز کا سالانہ کنونشن

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس و انجینئرز کا سالانہ کنونشن اتوار 12 جنوری 2003ء کو صبح 8-30 سے شام 3-40 تک دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں ہوگا- ممبران و شائقین حضرات تشریف لا کر ممنون فرمائیں-

(چیئرمین IAAAE)

نیورو فزیشن کی آمد

مکرم ڈاکٹر رفیق احمد بشارت صاحب نیورو فزیشن مورخہ 5 جنوری 2003ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے- ضرورت مند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر اپنی پرچی بنوالیں- بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1955ء ⑥

22 ستمبر — جامعۃ المبشرین ربوہ کرائے کے مکان سے اپنی زیر تعمیر عمارت میں منتقل ہو گیا۔

25 ستمبر — حضور چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لائے۔ الفضل نے باتصویر خیر مقدم نمبر شائع کیا۔ حضور نے ربوہ پہنچتے ہی بیت المبارک کے محراب میں قبلہ رخ ہو کر رقت انگیز دعا کروائی۔

26 ستمبر — حضور کی یورپ سے کامیاب مراجعت پر اہل ربوہ نے یوم تشکر منایا۔

ستمبر — حضور کی ہدایت پر جماعت لندن نے ہر اتوار کو باقاعدہ اجلاس شروع کئے جن میں غیر مذاہب کے معززین کو بھی تقاریر کی دعوت دی جاتی تھی اور ان کو پیغام حق پہنچایا جاتا تھا۔

ستمبر — پاکستان میں بارشوں سے زبردست سیلاب۔ ملک کے دونوں حصوں میں جماعت کی عظیم الشان خدمات۔

ستمبر — حضور نے افریقن احمدیوں کے نام ایک اہم پیغام دیا جس میں انہیں ایک عظیم مستقبل کی بشارت دی۔

کیم اکتوبر — سیلون کے مشرقی صوبہ میں جو مسلم اکثریت کی وجہ سے سیلون کا پاکستان کہلاتا ہے میں جماعت کا ذیلی مشن قائم کیا گیا۔ جماعت نے اس مشن کے لئے اپنی بلڈنگ خریدی۔

14 اکتوبر — حضور نے بیرونی ممالک کے احمدیوں کے لئے دو اہم ہدایات دیں۔
1۔ نو احمدیوں کو چندہ دینے کی عادت ڈالی جائے۔
2۔ غیر ملکی نوجوانوں کو تعلیم کے لئے مرکز بھجوایا جائے۔

15 اکتوبر — حضرت سید غلام حسین شاہ صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1897ء)

21 اکتوبر — ربوہ میں صنعت و حرفت کی ترویج کے لئے حضور نے خصوصی تحریک فرمائی۔

26 اکتوبر — حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے واشنگٹن میں روحانیت سے متعلق دوسری قومی کانفرنس سے خطاب کیا۔

30 اکتوبر — صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی مربی امریکہ کی وفات۔ آپ رسالہ ریویو کے ایڈیٹر بھی رہے۔

اکتوبر — قادیان اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں سخت بارشوں سے زبردست سیلاب۔ اور جماعت کی بے لوث خدمات۔ قادیان کے ایک جواں ہمت درویش مرزا محمود احمد قادیان سے پیدل چل کر ربوہ پہنچے اور حضور سے دعا کی درخواست کی۔

کیم نومبر — حضرت سید علی احمد صاحب انبالہ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1907ء)

غزل

دیدۂ نمناک کا تازہ شمارہ دیکھنا
ق قسمت کا سرِ مژگاں ستارہ دیکھنا

خود بخود پاؤں کھنچے جاتے ہیں سولی کی طرف
اس بلندی سے ہمیں کس نے پکارا دیکھنا

عین ممکن ہے انہیں میں ہو نیا چہرہ کوئی
بارہا دیکھے ہوئے چہرے دوبارہ دیکھنا

دن دہاڑے پی لیا دریا کا پانی ریت نے
آ ملے گا اب کنارے سے کنارا دیکھنا

عقل اگر ٹکرا گئی ناحق دلِ نادان سے
تم کھڑے ہو کر کنارے پر نظارہ دیکھنا

حلقۂ کوئے ملامت میں شمولیت کے بعد
کیا منافع دیکھنا اور کیا خسارہ دیکھنا

رات دن دیتے رہو دستک درِ فریاد پر
زہر فرقت کا نہ ہو جائے گوارا دیکھنا

منتظر مت رہنا بزم ناز میں فرمان کا
آنکھ کا ارشاد- ابرو کا اشارہ دیکھنا

میں غلام ابن غلام ابن غلام
میری جانب بھی کبھی مڑ کر خدارا دیکھنا

گم نہ ہو جاؤ کہیں آواز کے آشوب میں
لفظ کے غم کا نہ مضطرؔ گوشوارہ دیکھنا

چودھری محمد علی

18 تا 20 نومبر — خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع۔ 42 مجالس کے 807 خدام نے شرکت کی۔ 10 بیرونی ممالک کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ حضور نے دو خطاب فرمائے۔

19,18 نومبر — انصار اللہ مرکزیہ کا پاکستان میں پہلا سالانہ اجتماع ہوا۔ افتتاحی تقریب خدام و انصار کی مشترکہ تھی جس سے حضور نے خطاب فرمایا۔ اس اجتماع پر 575 روپے خرچ ہوئے۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

پیکر شفقت ومحبت ، اثر انگیز نورانی وجود

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی شخصیت کی دلآویز یادیں

آ گئی جب اس تبسم آفریں چہرے کی یاد
دیر تک قلب ونظر میں پھول سے مہکا کئے

حمید اللہ ظفر صاحب

نورانی چہرہ

وہ نہایت پیارا چاند سا چہرہ اس مبارک چہرے کو دیکھ کرتو اپنے بیگانے سب خوش ہوتے تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جرمنی تشریف لائے تو جدھر بھی گئے جہاں جہاں سے گزرتے تھے جرمن لوگ آپ کا نورانی چہرہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے اور کہتے تھے یہ انسان تو فرشتہ لگتا ہے یہ حال صرف جرمنی میں ہی نہیں تھا بلکہ جن جن ملکوں میں ورود فرمایا آپ کے نورانی چہرے کی زیارت سے سب نے لطف اٹھایا۔

آیا تو ریگزاروں کو گلزار کر گیا
ایسا حسین بشر کہ فرشتہ کہیں جسے

میرا اس مبارک وجود سے تعارف 1963ء میں ہوا جب میں حصول تعلیم کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل ہوا۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع تھا میرے ایک بزرگ گاؤں سے اس میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے انہیں سکول جاتے وقت مقام اجتماع میں چھوڑنا میری ڈیوٹی میں شامل تھا۔ جب میں انہیں اجتماع میں لے کر پہنچا تو اجتماع کے روحانی ماحول کو دیکھ کر سکول جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور بستہ سمیت وہیں بیٹھ گیا۔ اس روز سکول بھی 10 بجے بند کر دیا گیا اور طلباء کو ہدایت تھی کہ وہ اجتماع میں حاضر ہوں۔

اجتماع کا آخری روز تھا۔ آخری اجلاس کی کارروائی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی تو آپ کو دیکھ کر یاد آیا کہ یہ وہی میاں صاحب ہیں کہ جب آپ گھٹیالیاں ہائی سکول کے ہال میں خطاب کرنے تشریف لائے تھے تو اس ہجوم میں میرے والد محترم نے مجھے کندھوں پر اٹھا کر آپ کی زیارت کرائی تھی۔ آپ کا خطاب کیا تھا۔ ہر بات دل میں اترتی جاتی تھی۔ بہت دل نشین تھی۔

اجتماع کی کارروائی ختم ہونے پر آپ سے بالمشافہ ملاقات کی ٹھان لی۔ بستہ سمیت سٹیج پر پہنچا آپ سے ملا تو اس وقت آپ کے پاس حضرت چوہدری عبداللہ خاں پٹواری مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کھڑے تھے جو قلعہ کالروالہ کے رہنے والے تھے۔

انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے کہا میاں صاحب یہ برخوردار داتہ زید کا سے ماسٹر نصر اللہ خاں کا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ مجھے فرمایا کس کلاس میں پڑھتے ہو۔ پھر بہت نصیحتیں کیں خوب محنت کرو۔ خوب پڑھا کرو۔ چند روز بعد تعلیم الاسلام کالج کا فٹ بال میچ تھا آپ وہاں موجود تھے۔ خاکسار نے حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کیا فرمایا "میں نے آپ کو پہچان لیا ہے" آپ جمعہ بیت المبارک میں پڑھا کرتے تھے جمعہ کے بعد میں حاضر خدمت ہوتا اور آپ کی دعائیں حاصل کرتا۔ جب چھٹی جماعت کا نتیجہ نکلا جمعہ کے بعد آپ سے ملاقات ہوئی فرمایا پاس ہو گئے عرض کی کلاس میں دوسرے نمبر پر رہا ہوں فوراً ہاتھ اچکن کی جیب میں ڈال کر ایک روپیہ کا نیا نوٹ نکال کر خاکسار کو اس ہدایت اور تاکید کے ساتھ دیا کہ یہ تمہارا انعام ہے اس کی مٹھائی لے کر کھانا۔ خاکسار گولبازار سے مٹھائی لے کر شاداں وفرحاں گھر گیا والدہ صاحبہ کو بتایا بہت خوش ہوئیں اور ہم سب نے مٹھائی کھائی۔

شفیق وجود

کچھ عرصہ بعد میں ربوہ سے گاؤں چلا گیا اور گھٹیالیاں سکول جانا شروع کر دیا آپ وہاں تعلیم الاسلام کالج کے ہوسٹل کا سنگ بنیاد رکھنے تشریف لائے ملاقات پر والد محترم کو فرمایا یہ ربوہ سے بھگوڑا ہو کر آیا ہے اسے واپس ربوہ بھیج دیں۔ والد صاحب نے تعمیل ارشاد کی۔ ربوہ پھر ہر جمعہ آپ کی زیارت اور ملاقات کی سعادت نصیب ہونے لگی اور اس وقت تا آنکہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات ہوئی تو آپ خلافت کے عہدہ جلیلہ پر متمکن ہوئے مگر جب بھی یہ ناچیز حاضر خدمت ہوا تو ماں باپ سے بڑھ کر محبت کرنے والا وجود پایا۔ جب بھی والد محترم ربوہ آتے میں ان کے ساتھ ملاقات کے لئے جاتا نام لکھواتے۔ انتظار کرتے کہ کب دربار خلافت میں حاضری کی گھڑیاں نصیب ہوں اکثر پیغام آتا کل آئیں۔ پرسوں آئیں۔ اور جب حسب ارشاد والد محترم کے ساتھ حاضری کا شرف ملتا۔ فرماتے اس لئے آج بلایا ہے کہ میرے پاس وقت آج زیادہ ہے زیادہ دیر بیٹھیں گے۔ زیادہ باتیں ہوں گی۔ بہت پیاری پیاری باتیں کرتے کبھی پنجابی میں گفتگو فرماتے تو بہت بھلی معلوم ہوتی ایک ملاقات میں آپ نے پنجابی میں ہمارے علاقے کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا لوگ حقہ پیتے رہتے ہیں اور کام نہیں کرتے اس پر عاجز کو ہنسی آ گئی اور کچھ دیر تک ہنستا رہا آپ اور باتیں کر رہے تھے فوراً فرمایا تم ابھی تک ہنس رہے ہو میں خاموش ہو گیا جب ملاقات ختم ہوئی رستہ میں والد صاحب نے سمجھانا شروع کیا کہ تمہیں پتہ ہونا چاہئے کہ تم بادشاہوں کے بادشاہ کی مجلس میں بیٹھے تھے وہاں بہت ادب اور احترام سے بیٹھتے ہیں آئندہ ایسا نہ ہو۔ وہ ہمارے روحانی آقا ہیں۔ چنانچہ اگلی دفعہ جب والد صاحب کے ساتھ ملاقات کے لئے گیا تو ان تمام ہدایات پر عمل کرنا ضروری تھا۔ سلام دعا کے بعد آپ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ابا جان سے فرمایا یہ کون ہے والد صاحب نے کہا حضور آپ جانتے ہیں میرا بیٹا حمید اللہ ہے فرمایا لیکن یہ وہ پہلے والا حمید اللہ نہیں ہے والد صاحب نے عرض کی حضور یہ آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ضلع سیالکوٹ کی ملاقات تھی والد صاحب کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی حضور نے پوچھا کیا بات ہے آپ کچھ کمزور دکھائی دیتے ہیں۔ والد صاحب نے عرض کی حضور اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں حضور نے یہ جواب سن کر بڑے جلال سے فرمایا "خدا کے شیر کبھی بوڑھے نہیں ہوتے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب خدام الاحمدیہ سے انصار اللہ میں شامل ہوئے تھے اس وقت بھی کسی نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ اب بوڑھے ہو گئے ہیں تو آپ نے برجستہ فرمایا تھا "نہیں انصار اللہ جوان ہو گئی ہے"۔

قبولیت دعا

1974ء کے بعد احمدی سرکاری ملازمین کو تنگ کرنا شروع کر دیا گیا۔ خاکسار 1970ء سے ائیر فورس میں ملازمت کر رہا تھا۔ چنانچہ 1975ء میں ایک سرکاری حکم کے تحت Secret جگہوں سے احمدیوں کو ہٹا کر دوسری جگہوں پر تعینات کر دیا گیا۔ مجھے بھی آفیسر کمانڈنگ نے 12 بجے دوپہر فوراً چارج دے کر ایک دوسرے دفتر بھیج دیا۔ میں نے حضور کی خدمت میں لکھا تو آپ نے ملاقات کے لئے بلایا۔ پوچھا تنخواہ پوری دیتے ہیں عرض کی جی حضور۔ پھر فرمایا "میری تمہیں نصیحت ہے کہ جہاں بھی بھیجیں اپنا کام نہایت ایمانداری اور دیانت داری سے کرنا" عرض کی حضور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مخالف بھی میرے کام کی تعریف کرتے ہیں پھر جب بھی ملاقات ہوتی پوچھتے "سناؤ خیریت ہے" میں سمجھ جاتا کہ حضور کا منشاء کیا ہے میں عرض کرتا "ویسے ہی ہے" جلسہ سالانہ 76ء پر بھی یہی پوچھا عرض کیا کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ ایک لمحہ توقف فرمایا اور بارگاہ رب العزت کی طرف متوجہ ہوئے پھر فرمایا:-

"جاؤ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا" اسی لمحہ دل اس یقین سے بھر گیا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اس برگزیدہ بندے کی دعا میرے حق میں قبول کر لی ہے۔ جلسہ کے بعد لاہور آ کر آفیسر کمانڈنگ کو رپورٹ کی پہلے وہ جلسہ کی روئیداد پوچھتے رہے پھر کہا کہاں جانا چاہتے ہو عرض کی اپنے دفتر کہنے لگے ٹھیک ہے اپنے دفتر ہی چلے جاؤ۔

1979ء میں میرے والد محترم وفات پا گئے حضور کی طرف سے تعزیت کا خصوصی پیغام ملا۔ انکی وفات کے بعد بہت مشکلات اور تکالیف کا دور آیا۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں مسلسل دعا کی درخواست کرتا رہا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ بیت المبارک کے سامنے پلاٹ کے سامنے آپ کھڑے ہیں میں حاضر خدمت ہوں حضور نے خاکسار کو ایک لفافہ دیا جس پر میرا نام تحریر تھا خواب میں ہی میں نے لفافہ کھولا جس میں تحریر تھا "خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے" آنکھ کھلی تو دل اس یقین سے پر تھا کہ اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو دور فرمائے گا خواب میں آپ کا ملنا پھر آپ کا اسم گرامی اس بات پر دلالت کرتا ہے اور پیغام بھی خدا تعالیٰ کی نصرت کا ہے۔ اللہ کا کرنا ایسا ہی ہوا۔ وہ تو وجود ہی بہت پیارا تھا نہ صرف ہم سب کو بلکہ اللہ تعالیٰ کا وہ ایک برگزیدہ بندہ تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تو اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہمیشہ مگن رہتے تھے۔ ایک دفعہ ایک کارکن کسی فائل پر دستخط کرانے کی غرض سے حاضر خدمت تھے آپ دستخط کرتے جاتے اور زیر لب درود شریف پڑھتے جاتے تھے آپ نے اس کارکن سے کہا کہ دیکھو میں دستخط بھی کر رہا ہوں اور ذکر الٰہی میں بھی مشغول ہوں آپ بے کار کھڑے ہیں۔ آپ کچھ بھی نہ کر رہے ہوں تو کم از کم ذکر الٰہی میں مشغول رہ سکتے ہیں۔

خاکسار 12 سال تک لاہور میں تعینات رہا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خدمت سلسلہ کی توفیق ملتی رہی اس کے علاوہ بالخصوص بے روزگار خدام کے لئے روزگار تلاش کرنے کی کوشش کرتا رہتا تھا۔ جلسہ سالانہ پر لاہور جماعت کی ملاقات ہو رہی تھی۔ چوہدری محمد اسد اللہ خان مرحوم امیر جماعت احمدیہ لاہور حضور کے پاس موجود تھے جب میری باری آئی مصافحہ کیا تو میرا تعارف کروایا گیا۔ کہ یہ حمید اللہ ظفر ہیں سلسلہ کی بہت خدمت کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہاتھ کا اشارہ کرتے

ہوئے میں اسے اس وقت سے جانتا ہوں جب یہ اتنا سا تھا۔ اس عاجز کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز تھا اور ہے کہ حضور مجھے بچپن سے جانتے تھے۔ ایک مرتبہ مجھے بعض مشکلات کا سامنا تھا میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں خط لکھا کہ حضور میں بہت پریشان ہوں مجھے ملاقات کا موقع عنایت فرماویں تا میں حاضر خدمت ہو کر اپنی مشکلات بیان کر سکوں اور یہ شعر لکھ دیا

صرف اذن گفتگو کا مجھے انتظار ہے
جو کچھ گزر رہی ہے برابر سناؤں گا

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ماں باپ سے بڑھ کر پیار کرنے والے آقا آپ نے خط پر سرخ قلم سے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کو تحریر فرمایا ''مجھے رپورٹ دیں کہ حمید اللہ ظفر کیوں پریشان ہے'' محترم امیر صاحب نے خاکسار کو طلب فرمایا پوچھا اور تمام واقعات حضور کی خدمت میں بھجوا دیئے۔ یہ جنوری 82ء کا واقع تھا۔ ایک دفتری غلطی کی وجہ سے مجھے جواب نہ ملا۔ انتظار کرتے کرتے مئی کا مہینہ آ گیا۔ 20 مئی 82ء کو خاکسار حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری خوش نصیبی کہ مجھے اجتماعی ملاقات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بائیں طرف جگہ مل گئی۔ حضور تشریف لائے کسی سے مصافحہ نہیں ہوا صرف خاکسار سے ہوا اور بیٹھتے ہی فرمایا تم ایئر فورس میں ہو پھر بعض دفاعی نوعیت کی گفتگو فرماتے رہے خاکسار نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو پرائیوٹ سیکرٹری صاحب کو بلا کر پوچھا کہ 20 جنوری 82ء کی رپورٹ اب تک کیوں پیش نہیں کی گئی۔ عاجز سے کم سے کم 15 منٹ کی گفتگو فرماتے رہے۔ اور یہ ملاقات تو میری زندگی کا ایک معجزانہ واقعہ ہے اس دن ربوہ میں (20 مئی) کو آخری ملاقاتیں تھیں 21 مئی کو آپ نے جمعہ پڑھایا۔ 22 مئی کو اسلام آباد روانہ ہو گئے اور پھر وہیں اچانک بیمار ہو کر اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

آخری الفاظ

خاکسار نے آپ کی سیرت پر بہت سے مضامین پڑھے لیکن ایک جستجو تھی کہ آپ کے آخری لمحات نیز آپ کی زبان پر آخری الفاظ کیا تھے اس کے متعلق معلوم ہو جائے چنانچہ میری خوش بختی کہ انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کے موقع پر میرے مہربان بھائی محترم ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری تشریف لائے اور دفتر تحریک جدید جرمنی میں آپ سے کوئی 2 گھنٹہ کی بھرپور ملاقات میں خاکسار نے ان سے یہ سوال کر ڈالا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے آخری لمحات کے متعلق بتائیں آپ نے بہت سی باتیں بیان کیں خاکسار جب یہ مضمون لکھ رہا تھا تو وہ باتیں مجھے یاد تھیں نوٹ بھی کیں لیکن مزید تصدیق کی خاطر مورخہ 3 ستمبر 2002 کو بوقت پونے چھ بجے سے چھ بجے (5:45-6:00) سہ پہر آپ سے راولپنڈی فون پر مزید تصدیق حاصل کر کے لکھ رہا ہوں۔

انہوں نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طبیعت وفات سے چند روز قبل کچھ بہتری کی طرف مائل تھی چنانچہ بیرون ملک سے آئے ہوئے ایک ماہر ڈاکٹر نے آپ کو Light Reading کی اجازت دے دی آپ حافظ قرآن تھے چنانچہ آپ زیر لب حمد و ثناء کے ساتھ ساتھ قرآن مجید پڑھتے رہتے تھے۔ وفات کے وقت آپ کی زبان پر آخری ''اللہ اکبر'' کے الفاظ تھے۔ جب آپ فوت ہوئے تو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب وہیں موجود تھے آپ تشریف لائے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بستر کے پاس جائے نماز پڑا تھا آپ نے بچھا کر اس پر دو نفل پڑھے۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ہاتھ سے الیس اللہ کی انگوٹھی اتار کر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کو دے دی اور آپ کی جیب کو سی دیا گیا۔ بعد میں یہ انگوٹھی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کو پہنائی۔ آپ کو غسل دینے میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، محترم مکرم ڈاکٹر نوری صاحب، ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اور ڈاکٹر لطیف احمد صاحب نے حصہ لیا۔

کہاں سے ڈھونڈ کے لاؤں گا میں اسے ثاقب
نظر سے ہو گئی اوجھل جو شکل نورانی

آپ کی وفات کا ساری جماعت کو بہت صدمہ ہوا جس کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہ ہوگا لیکن اس سے بڑھ کر صدمہ آپ کے محرم راز احباب رو دستوں کو ہوا۔ مجھے ایک مرتبہ برادرم حضرت ثاقب زیروی صاحب مرحوم نے بتایا کہ حضرت صاحب مجھ سے یا چودھری انور حسین صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ سے اپنے راز کی بات کرتے ہیں۔ آپ کی کربناک وفات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت ثاقب زیروی صاحب مرحوم نے خاکسار کو اپنے ایک خط میں لکھا

''کرب بقدر تعلق ہوتا ہے اور اس تعلق کو محرم راز خوب پہچانتے ہیں کہ میں حضور ایدہ اللہ (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع) کی خدمت میں تعزیت کے لئے حاضر ہوا تو پیشتر اس کے کہ میرے لب کھلتے حضور خود مجھ سے تعزیت فرمانے لگے اور پھر تا دیر دونوں طرف سے اشکبار آنکھوں سے برستے ہوئے پیارے اشکوں کا سلسلہ جاری رہا۔ جانے والا وجود بہت ہی پیارا تھا اور آنے والا بھی بہت ہی پیارا ہے اسے مسلسل دیکھتے دیکھتے ایکدن بے تاب دل کو قرار آ ہی جائے گا۔ اللہ ہمارے آقا کو ہر قدم پر روحانی فتوحات سے نوازے۔ اس کے اس انعام پر جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے گو میرے دل حزیں کی کیفیت ابھی تک یہی ہے کہ۔

وہ چاند چہرہ جب سے نگاہوں سے چھپ گیا
عالم تمام لگتا ہے اک عالم فراق

ایک روز میں آپ کے دفتر بیدن روڈ گیا تو دیکھا کہ ثاقب صاحب خراٹے دار نیند سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ جگانا مناسب نہ سمجھا البتہ ایک رقعہ لکھ کر چھوڑ آیا کہ اللہ ہر ایک کو ایسی خراٹے دار نیند نصیب کرے۔

چند روز بعد ان کا خط ملا۔

''اب پچھلے ایک ماہ سے یہی معمول ہے رات کو نیند نہیں آتی اور نہ دوپہر کو بس تیسرے چوتھے دن جب مسلسل بیداری دل و دماغ کو بوجھل کر دیتی ہے تو دفتر میں ہی آدھ پون گھنٹے کے لئے لیٹ جاتا ہوں یہ ایک پون گھنٹے کی خراٹے دار یا غیر خراٹے دار نیند میرے دل و دماغ کو آئندہ تین چار دن کی مسلسل بیداری کے لئے تیار کر دیتی ہے۔ دیکھیں اس زخم فراق پر کھرنڈ کب آتا ہے اور قلب و روح۔ اور دل و دماغ کب اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹتے ہیں۔ ناچیز ثاقب زیروی 17-6-82 (اسی خط میں ایک قطعہ لکھتے ہیں)

ہم سب تھے اس کے خوان تلطف کے خوشہ چیں
اک دوسرے سے اس کی نہ کیوں تعزیت کریں
مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے
لازم ہے صاحبان جنون تعزیت کریں
(ثاقب زیروی 17-6-82)

ثاقب صاحب کو ایک مرتبہ ایک خط میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ذکر کیا جس پر چند روز بعد جو خط ملا اس میں لکھتے ہیں:-

''آپ نے کس حبیب لبیب کا ذکر چھیڑ دیا کہ طبیعت بے قابو ہو گئی اور دل سینے کی دیواروں کو پھلانگ کر باہر آنے کے لئے بے قرار ہو گیا اللہ اس پر اپنی ان گنت رحمتیں نازل فرمائے۔ اس سے بے پناہ محبت و مودت کا معاملہ فرمائے اس کی یاد کس قدر سہانی اور روح آفریں ہے کہ

آ گئی جب اس تبسم آفریں چہرے کی یاد
دیر تک قلب و نظر میں پھول سے مہکا کئے

میرا بھائی - ملک محمد داؤد صاحب

مبشرہ طلعت صاحبہ

میرا بھائی مکرم ملک محمد داؤد یکم اگست 1970ء کو پیدا ہوا- ہمارے ابا جان کا نام ملک محمد اسحاق صاحب اور دادا کا نام حکیم شوق محمد صاحب تھا- داؤد اوائل عمر میں ہی بہت سی خوبیوں کا مالک تھا- دوران تعلیم کبھی فارغ نہ بیٹھتا- ہر فن مولا تھا- حتیٰ کہ گھر کی مرمت بھی خود ہی کر لیتا- اس کا ارادہ شروع میں ڈاکٹر بننے کا تھا- لیکن ابا جان نے کہا میرے دس بچے ہیں میں چاہتا ہوں کوئی تو اپنی زندگی دین کے لئے وقف کرے- خدا نے اس کی ڈاکٹر بننے کی خواہش بھی پوری کر دی کیونکہ وہ ایک ہومیوپیتھی ڈاکٹر بھی بن چکا تھا- اس کے کورس کا صرف ایک سمسٹر رہ گیا تھا- جس کے پورا کرنے کی اسے مہلت ہی نہ ملی-

وہ ایک منفرد حیثیت کا مالک تھا- ہر کسی کی غمی خوشی میں شرکت کرنے والا- بہت ملنسار رحمدل اور دلکش شخصیت کا مالک تھا- اسی وجہ سے ملنے والے کہتے وہ تو ہمارا بھی بھائی تھا- مکرم ڈاکٹر وقار منظور صاحب کہتے وہ تو میرا ابازو اور بھائی تھا-

آج سے چھ سال پہلے اس کی وفات کے متعلق میں نے ایک خواب دیکھا تھا- میں نے دیکھا کہ امی کے گھر دو بکرے ذبح ہوئے ہیں- اور صحن خون سے بھر گیا ہے- جب ان کو گوشت کے لئے درخت پر لٹکاتے ہیں تو وہ انسانی شکل میں بدل جاتے ہیں- ایک میرا بیٹا مبشر احمد جو اس خواب کے 20 دن کے بعد روڈ ایکسیڈنٹ میں وفات پا گیا اور دوسرا بھائی داؤد جو عرصہ چھ سال بعد روڈ ایکسیڈنٹ میں وفات پا گیا-

جب میرے بیٹے اور خاوند کی تین ماہ کے وقفے سے وفات ہوئی تو سب سے بڑھ کر دلاسا دینے والا میرا بھائی تھا- اس کے بعد تو کوئی عید ایسی نہ ہوئی جو بھائی کے گھر نہ گزرتی خاص اہتمام کرتا- بلکہ کئی کھانے ایسے ہوتے جو وہ خود اپنی اہلیہ کے ساتھ مل کر تیار کرتا- کھانا بڑے مزے کا پکاتا - خاص کر زردہ تو بہت مزے دار بناتا - پھر جب اس نے ڈش لگوائی تو ہم سب مع بچوں کے ان کے ہاں مدعو ہوتے-

وہ ایسا انسان تھا جس کا ظاہر و باطن یکساں تھا- اس کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ تھا- جس دن لاہور جانا تھا ان کی اہلیہ بشریٰ کہنے لگی داؤد نہ جائیں کیونکہ عرصہ دو سال بعد بہن اور بہنوئی لنڈن سے آئے ہیں- تو کہنے لگے میں نے تو زندگی وقف کی ہوئی ہے اگر تم روکو گی تو میں نہیں رکوں گا-

میرا بھائی والدین کے لئے بھی قرۃ العین تھا- کیونکہ امی اور ابا جی کی بیماری میں اس نے دن رات ان کی خدمت کی - نماز روزہ کا بہت پابند تھا- بہن بھائیوں کے لئے ڈھارس اور عزیز و اقارب کے لئے سائبان تھا- جب ہمارے گھر آتا - تو میں جلدی سے چائے یا شربت پیش کرتی تو مذاق سے کہتا بے چین روح- اب ایسا بے چین کر گیا ہے کہ کسی پل چین نہیں- میرے ساتھ اور میرے بچوں کے ساتھ بہت شفقت کا سلوک روا رکھا ہوا تھا-

وقت بے وقت دوائی لینے والے آ جاتے تو مذاق کرتا کہ آپ لوگ سونے نہیں دیتے اب میں نے اپنا گھر بدل لینا ہے جب بھی نماز کے لئے کھڑی ہوتی ہوں تو بے اختیار آنسو نکل آتے ہیں- اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرمائے- آمین

اللہ کرے اس کی اولاد بھی ان خوبیوں کی زندہ رکھنے کی توفیق پائے- جب مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کا الفضل میں مضمون چھپا تو بشریٰ سے کہنے لگے اس مضمون سے سبق سیکھو کسی دن تم بھی اسی طرح میرے پر مضمون لکھو گی-

آخر میں سب احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے تشریف لا کر ہم سب کی ڈھارس بندھائی- اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے- (آمین)

تحریر: شاہد جاوید برکی صاحب
ترجمہ: راجا نصر اللہ خان صاحب

ایم۔ایم۔احمد نے اپنا سب کچھ پاکستان کے لئے نچھاور کر دیا

ایم۔ایم۔احمد صاحب کے ساتھ گزرے ہوئے یادگار ماہ و سال

محترم صاحبزادہ صاحب کی شاندار ملکی اور بین الاقوامی خدمات کا تذکرہ

نوٹ: پاکستان کے ممتاز بیوروکریٹ' دانشور' کالم نگار اور ماہر اقتصادیات جناب شاہد جاوید برکی کا حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ساتھ گزرنے والے یادگار لمحات' آپ کی شاندار ملکی اور بین الاقوامی سطح پر خدمات اور اپنی یادوں پر مبنی مضمون مؤقر انگریزی روزنامہ ڈان میں شائع ہوا ہے۔اس کا ترجمہ ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے۔

''مرزا مظفر احمد صاحب جو اپنے دوستوں اور مداحوں میں زیادہ تر ایم۔ایم۔احمد کے نام سے جانے جاتے ہیں 22 ر جولائی 2002ء کو واشنگٹن کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ وہ کئی ماہ سے علیل چلے آتے تھے لیکن کسی خاص بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ ان پر طویل عمر اور وطن عزیز پاکستان کے بارے میں فکرمندی کا بوجھ بڑھتا گیا۔ وہ وطن عزیز جس سے وہ بے حد پیار کرتے تھے اور جس کی خدمت کے لئے انہوں نے اپنی پوری اور انتہائی فعال زندگی وقف کر دی تھی۔

ایم۔ایم۔احمد 28 ر فروری 1913ء کو ہندوستان کے شہر قادیان میں پیدا ہوئے۔ پہلے انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم پائی اور پھر برطانیہ کی لندن اور آکسفورڈ یونیورسٹیوں سے فیضیاب ہوئے۔ انہوں نے 1939ء میں انڈین سول سروس (آئی۔سی۔ایس) میں شمولیت اختیار کی۔ انگریزی حکومت کی طرف سے بھرتی کیا جانے والا یہ آخری گروپ تھا۔ 1947ء میں انگریزوں کے ہندوستان سے رخصت ہو جانے کے بعد آئی۔سی۔ایس کا اختتام ہو گیا۔ اس کے ممبران سے کہا گیا کہ وہ اپنی مرضی سے کسی ایک جانشین ملک کا انتخاب کر لیں۔ یعنی یہ کہ وہ ہندو اکثریت والے ملک میں خدمات انجام دینا چاہیں گے یا پاکستان جانا چاہیں گے۔ جو خاص طور پر مسلمانوں کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ اکیاسی آئی۔سی۔ایس افسران نے جن میں ایم۔ایم۔احمد بھی شامل تھے پاکستان کی خدمت کے حق میں فیصلہ کیا۔

جناب ایم۔ایم۔احمد کی ترقی اور عروج

اس بے حد قابل اور تربیت یافتہ گروہ کی اکثریت نے پاکستان کی ریاست کو مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان میں سے بہت سے افسران کراچی چلے گئے جو کہ ملک کا پہلا دارالحکومت تھا۔ ایم۔ایم۔احمد نے پنجاب کے دارالحکومت لاہور کا انتخاب کیا۔ ایم۔ایم۔احمد نے یہاں جو عہدے حاصل کئے ان میں سیکرٹری خزانہ کا منصب بھی شامل تھا۔ بعد میں وہ پاکستان کے نئے دارالحکومت اسلام آباد چلے گئے جہاں انہوں نے متعدد اعلیٰ عہدوں پر کام کیا جن میں سیکرٹری تجارت سیکرٹری وزارت خزانہ اور ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کمیشن کے منصب شامل تھے۔ یحییٰ خان کے زمانہ میں ایم۔ایم۔احمد صدر کے مشیر مقرر ہوئے ان کا عہدہ مرکزی وزیر کے برابر تھا اور ایم۔ایم۔احمد اس حیثیت میں اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ بعد میں مشرقی اور مغربی پاکستان میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ وہ اس بدقسمت سانحہ کے جلد بعد واشنگٹن چلے گئے اور ورلڈ بینک کے بورڈ میں ایگزیکٹو ڈائریکٹر کا منصب سنبھال لیا۔ جس کے دائرہ کار میں پاکستان اور بہت سے دوسرے اسلامی ممالک شامل تھے۔ جب بنگلہ دیش خود مختار ملک بن گیا تو ورلڈ بینک بورڈ میں پاکستان کی نشست ختم ہو گئی۔ ایم۔ایم۔احمد واشنگٹن میں قیام پذیر رہے اور پھر ورلڈ بینک اور آئی۔ایم۔ایف (عالمی مالیتی فنڈ) کی مشترکہ کمیٹی جو ترقیاتی کمیٹی (ڈویلپمنٹ کمیٹی) کے نام سے معروف ہے' کے ڈپٹی ایگزیکٹو سیکرٹری منتخب ہو گئے۔ وہ اس منصب سے 1984ء میں ریٹائر ہوئے۔

دگرگوں حالات میں خدمات

میری سالہا سال سے ایم۔ایم۔احمد سے اچھی صاحب سلامت تھی۔ اگرچہ میں CSP میں ان سے اکیس برس جونیئر تھا لیکن مجھے کئی مواقع پر ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع میسر آیا۔ پہلی مرتبہ میرا ان سے گہرا واسطہ اس وقت پڑا جب 1969ء میں جنرل یحییٰ خان کی مارشل لاء حکومت نے مغربی پاکستان کا ون یونٹ ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ آزادی وطن کے بعد مغربی پاکستان کا ون یونٹ پاکستان میں بالادستی حاصل کرنے والی سیاسی قوتوں کے درمیان قائم ہونے والے نازک توازن کا ایک حصہ تھا آئین سازی کا کام مغربی پاکستان خاص طور پر پنجاب کے ان لیڈروں نے بے حد کٹھن بنا دیا تھا جو وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان تقسیم اختیارات کا کوئی ایسا نظام ماننے کو تیار نہیں تھے جس کے نتیجہ میں مشرقی پاکستان ملک کے سیاسی ڈھانچہ میں غالب قوت بن جاتی۔ یہ نتیجہ اس صورت میں نکل سکتا تھا جبکہ پاکستان کے مختلف صوبوں کو قانون ساز اسمبلی میں آبادی کی بنیاد پر رکنیت دی جاتی۔ ایسی صورت میں مشرقی پاکستان جس کی آبادی مغربی پاکستان کے تمام صوبوں کی مجموعی آبادی سے بھی زیادہ تھی قومی اسمبلی میں نشستوں کا غالب حصہ حاصل کر لیتا۔

آخر ایک سمجھوتہ ''برابری'' کے فارمولا کی بنیاد پر طے پایا جس کے مطابق ملک کے دو بڑے وفاقی یونٹ بنائے گئے۔ ایک مشرقی پاکستان اور دوسرا مغربی پاکستان۔ ان دونوں بڑے حصوں کو قومی اسمبلی میں برابر کی نمائندگی دی گئی۔ اس طرح 1956ء میں مغربی پاکستان کا ون یونٹ معرض وجود میں آیا۔ 1956ء کے آئین کی منسوخی اور 1962ء کے آئین کے تحت ایک نئے سیاسی ڈھانچے کے قیام کے باوصف ''برابری کا فارمولا'' قائم رہا۔ بہر حال فوجی حکومت کے تحت سیاسی ڈھانچے کی حد سے زیادہ مرکزیت نے بہت سے مسائل کو جنم دیا۔ صدر ایوب خان وفاقی حکومت پر پوری طرح چھائے رہے اور دونوں حصوں کے گورنر امیر محمد خان آف کالا باغ اور عبدالمنعم خان بالترتیب مغربی اور مشرقی پاکستان پر ایک جیسے تحکمانہ انداز میں حکومت کرتے رہے۔ ان تینوں ہاتھوں میں اختیارات کا اس قدر ارتکاز عوام کو راس نہ آیا۔ مشرقی پاکستان میں اسلام آباد کی بالادستی کے خلاف رنجیدگی بڑھتی گئی اور مغربی پاکستان کے چھوٹے صوبے نواب آف کالا باغ کے تحکمانہ انداز حکومت کی وجہ سے بیگانہ ہوتے گئے۔ جب یحییٰ خان نے اقتدار سنبھالا تو انہوں نے مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ''برابری'' اور مغربی پاکستان میں ون یونٹ کو ختم کر کے ان تشویشناک احساسات کے حق میں عملی قدم اٹھایا۔

عظیم اور فیصلہ کن خدمات

ون یونٹ کے حصے الگ الگ کرنے کا کٹھن کام اعلیٰ افسران کی ایک کمیٹی کو سونپا گیا جس کے سربراہ ایم۔ایم۔احمد تھے۔ ایم۔ایم۔احمد پنجاب کی نمائندگی کر رہے تھے جبکہ غلام اسحاق خان نے صوبہ سرحد کی نمائندگی کی۔ اے۔جی۔این قاضی نے سندھ کی اور یوسف اچکزئی نے بلوچستان کی نمائندگی کی۔ کمیٹی کے سیکرٹریٹ کے چار افسران یہ تھے: ظہور اظہر۔ ڈاکٹر ہمایوں خان' ڈاکٹر طارق صدیقی اور میں (شاہد جاوید برکی) کمیٹی کا کام بہت پیچیدہ تھا۔ اسے نہ صرف ون یونٹ کے حصے علیحدہ علیحدہ کرنے تھے بلکہ چار نئے صوبوں کو تشکیل بھی دینا تھا۔

ایم۔ایم۔احمد اس مہم پر پورے اترے۔ انہوں نے کئی ہفتوں تک اپنی شخصیت کے نمایاں اوصاف۔ صبر و استقامت' عظمت و وقار اور ذہانت و فطانت سے کام لیتے ہوئے کمیٹی کی مسلسل رہنمائی کی اور گورنمنٹ کی طرف سے دیئے گئے عرصہ کے اندر اندر تمام بڑے بڑے مسائل کو سلجھا لیا۔ کمیٹی کا منصوبہ یکم جولائی 1970ء کو نافذ العمل ہوا اور ون یونٹ ختم ہو گیا اور سب اختیارات صوبہ بلوچستان۔ شمال مغربی صوبہ سرحد۔ پنجاب اور سندھ کو تفویض کر دیئے گئے۔

ایم۔ایم۔احمد سے میرا دوسرا قریبی رابطہ بھی اسی دور کا ہے جب ان کے ذمہ یہ نازک کام سونپا گیا کہ وہ مشرقی اور مغربی پاکستان کی حکومتوں کو منصوبہ بندی کے چوتھے پنج سالہ منصوبہ کے لئے وضع کردہ اقتصادی ڈھانچے کو قبول کرنے پر آمادہ کریں۔ یہ پنج سالہ منصوبہ 1970ء سے 1975 تک چلنا تھا۔ جس وقت منصوبہ بندی کمیشن نے اپنا فریم ورک پیش کیا اس وقت تک مشرقی پاکستان کے باشندے اس بات پر پختہ ہو چکے تھے کہ مغربی صوبے کی شاندار معاشی ترقی ان کے صوبہ سے سمیٹے ہوئے ذرائع کی وجہ سے جاری ہے وہ چوتھے پنج سالہ منصوبے کے دوران اس یکطرفہ جھکاؤ کی درستی چاہتے تھے۔

ماہر اقتصادیات کے دو گروپ بنائے گئے ایک کے چیئرمین مغربی پاکستان کے چیف اکانومسٹ ڈاکٹر پروفیسر حسن مقرر ہوئے اور دوسرے کے ایک بنگالی ماہر معاشیات پروفیسر نور الاسلام۔ مقصد یہ تھا کہ یہ لوگ دونوں صوبوں کے درمیان اختلافات کا حل نکالیں۔ یہ بات زیادہ تعجب انگیز نہیں تھی کہ آخر دونوں گروپ الگ الگ نتائج پر پہنچے۔

ایک دفعہ پھر ایم۔ایم۔احمد کو آگے آنا پڑا تا کہ دونوں ماہرین معاشیات دھڑوں کے اختلافات کو ختم کرائیں۔ مغربی پاکستان کے گورنر نور خان کے مشیر اقتصادیات کی حیثیت میں میں نے کئی ایسے اجلاسات میں شرکت کی جن کی صدارت ایم۔ایم۔احمد نے کی تا کہ ملک کے دونوں صوبوں کے درمیان اتفاق رائے حاصل کیا جائے۔ انہوں نے کسی سمجھوتہ پر پہنچنے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن وہ اس مہم میں کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ

سیاسی بخار بڑھتا ہی جارہا تھا۔

عظیم بین الاقوامی خدمات

ایم-ایم-احمد سے میری سب سے گہری رفاقت اس وقت قائم ہوئی جب 1981ء میں ترقیاتی کمیٹی (ڈویلپمنٹ کمیٹی) کے سیکرٹریٹ میں ورلڈ بینک کی نمائندگی کرنے کا کام میرے ذمہ لگایا گیا۔ ایم-ایم-احمد اس وقت اس کمیٹی کے ڈپٹی ایگزیکٹو سیکرٹری تھے۔ اس کمیٹی کو جو ورلڈ بینک اور عالمی مالیاتی فنڈ (IMF) کے درمیان ایک رابطے کی حیثیت رکھتی تھی یہ کام سونپا گیا کہ وہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کے درمیان متعدد اہم معاملات کے سلسلہ میں افہام و تفہیم کو فروغ دے۔

سرکاری سطح پر دی جانے والی ترقیاتی امداد جس کے متعلق یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ وہ آہستہ آہستہ لیکن نمایاں طور پر بڑھتی جائے گی بالکل جمود کا شکار ہوگئی۔ **ایم-ایم-احمد نے مختلف حکومتوں کو یہ باور کرانے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا کہ انہیں دنیا بھر میں بڑھوتری کا تسلسل قائم رکھنے کے لئے مل جل کر کام کرنا ہوگا۔**

ایم-ایم-احمد اور مجھ (شاہد جاوید برکی) پر یہ حقیقت جلد ہی واضح ہوگئی کہ ہمیں ترقی پذیر ممالک میں سے ایک ایسی مضبوط شخصیت کی ضرورت ہے جو ترقیاتی کمیٹی کی صدارت سنبھالے اور اس کی سوچ و بچار کی راہنمائی کرے۔ ہم نے غلام اسحاق خان کی طرف رجوع کیا جو اس وقت پاکستان کے وزیر خزانہ تھے۔ اسحاق خان اور ایم-ایم-احمد ایک دوسرے کے اچھے دوست تھے اور اسی دوستی کی وجہ سے اسحاق خان ترقیاتی کمیٹی کی صدارت کا انتخاب لڑنے پر متفق ہو گئے۔ ایم-ایم-احمد نے ان تمام حکومتوں کو جو کمیٹی کی رکنیت رکھتی تھیں اسحاق خان کو کامیاب امیدوار بنانے پر رضامند کرلیا۔ چنانچہ پاکستانی وزیر خزانہ (غلام اسحاق خان) متفقہ طور پر منتخب ہوگئے۔ ایم-ایم-احمد کی اعانت سے اسحاق خان نے اس ذمہ داری کو عمدگی سے نبھایا اور ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں کے ملکوں سے عزت پائی۔ غلام اسحاق خان دوسری مدت کے لئے بھی منتخب ہوگئے اور اپنی یہ ذمہ داری وزارت خزانہ سے الگ ہونے کے بعد بطور چیئرمین سینٹ بھی نبھاتے رہے۔

میں یہ یادداشتیں ایم-ایم-احمد کی یاد تازہ کرنے اور ان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ''ڈان'' کے قارئین کی نذر کر رہا ہوں۔ **ایم-ایم-احمد نے اپنا سب کچھ پاکستان کے لئے نچھاور کر دیا۔''**

(روزنامہ ڈان انگریزی 2002-8-6)

آپ کے عطیہ خون سے قیمتی جان بچ سکتی ہے

رپورٹ: محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ کینیا

کینیا میں نومبایعین کے لئے خصوصی کلاسز

الحمدللہ کہ کینیا ان خوش نصیب ملکوں میں سے ایک ہے جہاں احمدیت کو بفضل خدا دن دوگنی و رات چوگنی ترقی نصیب ہو رہی ہے اور نومبایعین کی تعلیم و تربیت اور نئی جماعتوں کے قیام کا کام پوری مستعدی کے ساتھ جاری ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق جلسہ سالانہ لندن کے بعد تین ماہ خصوصی طور پر تعلیم و تربیت پر توجہ دی جاتی ہے تا نو احمدیوں کو حقیقی تعلیمات سے روشناس کرایا جاسکے۔ نیز انہیں نظام جماعت سے منسلک کر کے مفید اور فعال قوت بنایا جائے۔

ماہ اگست 2002ء میں امیر صاحب کینیا مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ نے مرکز کی خصوصی ہدایات کے مطابق تمام ریجنز میں مربیان کو نومبایعین کی تعلیم و تربیت کے لئے تربیتی کلاسز منعقد کرنے کی تاکید فرمائی۔ چنانچہ ان کی کارکردگی رپورٹ پیش ہے۔

کوسٹ ریجن

کوسٹ ریجن ممباسہ میں مکرم فیض احمد زاہد صاحب مربی سلسلہ کی زیر نگرانی کل سترہ (17) تربیتی کلاسز منعقد کی گئیں جن میں 882 افراد نے شرکت کی۔

ان کلاسز میں مرکزی مربی صاحب کے علاوہ مقامی مجلس عاملہ اور خدام الاحمدیہ کے عہدیداران نے بھی شرکت کی انہیں دینی تعلیمات دی گئیں اور تنظیمی و تربیتی امور کا جائزہ لیا گیا۔

نکورو (Nakuru) ریجن

نکورو ریجن میں مکرم مقصود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ کی زیر نگرانی بارہ (12) جلسے اور تربیتی کلاسیں منعقد کی گئیں۔ ان کوششوں کے نتیجہ میں بفضل خدا تین نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگا۔ کریچو، نوادشا اور کنگوئی کے مقامات پر مضبوط جماعتیں قائم ہوئیں۔ نکورو ٹاؤن اور اس کے نواحی علاقوں میں بھی احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ بفضل خدا نکورو ٹاؤن جو جماعتی لحاظ سے ایک نیا علاقہ ہے یہاں اب ایک مضبوط اور فعال جماعت قائم ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ایک احمدیہ میڈیکل کلینک بھی قائم ہوگیا ہے جہاں مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب وڑائچ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس طرح اس علاقہ کے مکینوں کی روحانی و جسمانی تندرستی کے لئے جماعت کو خدمات بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔

ویسٹرن ریجن

ویسٹرن ریجن میں شیانڈا کا علاقہ جماعتی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے جہاں درجنوں جماعتیں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت کا ایک ہسپتال اور ایک نو تعمیر شدہ نرسری سکول کام کر رہے ہیں۔

یہاں مکرم محمد طفیل گھمن صاحب اور مکرم نوراللہ خان صاحب خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ بفضل خدا اس علاقہ میں گزشتہ دنوں تین نئی بنائی بیوت مع ائمہ کرام و مقتدیان جماعت کو ملی ہیں۔

گزشتہ ماہ اس علاقہ میں بھی احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں 8 نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا، 3 مقامات پر نظام جماعت قائم کر کے انہیں باقاعدہ طور پر الگ جماعتیں بنایا گیا۔ 83 نئے احباب مالی قربانیوں کے نظام میں شامل ہوئے۔ اور 82 احباب نے چندہ میں اضافہ کیا۔ احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے 26 مقامات پر تربیتی کلاسیں منعقد کی گئیں جن میں 335 احباب شامل ہوئے۔

کسومو اور مابیرا ریجن

کسومو اور مابیرا ریجن میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ کی زیر نگرانی چھ ایک روزہ اور ایک پانچ روزہ یعنی کل سات تربیتی کلاسز منعقد کی گئیں جن میں مکرم خواجہ صاحب کے علاوہ معلمین اسحاق عبداللہ اور عبداللہ حاجی صاحب نے تعلیم و تدریس کا فریضہ سرانجام دیا۔ کل 121 احباب نے ان کلاسوں سے استفادہ کیا۔

اس علاقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران ماہ اگست دو نئی جماعتیں بنیں اور چار جماعتوں میں نظام جماعت رائج کیا گیا۔

مچاکوس (کاریانی)

مچاکوس (کاریانی) کا علاقہ خاکسار محمد افضل ظفر کی زیر نگرانی ہے۔ اس علاقہ میں چھ معلمین کام کر رہے ہیں۔ ماہ اگست میں یہاں بفضل خدا تین نئی جماعتیں قائم ہوئیں، دو پرانی جماعتوں میں نظام جماعت قائم کیا گیا اور عہدیداران مقرر کر کے انہیں کے فرائض سے آگاہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں دو نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگا۔ 9 تربیتی کلاسز منعقد کی گئیں۔ 8 مقامی سطح پر اور ایک بمقام احمدیہ بیت الذکر کاریانی مرکزی طور پر منعقد ہوئی جس میں بوسیانی، چمبونی، کیھوٹی اور کاریانی سے 105 افراد نے شرکت کی۔ اس کلاس میں خاکسار کے علاوہ مکرم معلم حسیبی، معلم ابراہیم اور معلم آدم بکاری نے تدریسی فرائض سرانجام دئے۔

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیا سیدہ عینا ریاض الحسن صاحبہ اور مکرم محمد حسین جوریج صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیا نے بھی اس ماہ خاکسار کے ساتھ ریجن کی تمام جماعتوں کا دورہ کیا۔

اجتماع خدام الاحمدیہ

کسرانی، نیروبی کے نواح میں ایک نئی جماعت ہے جہاں جماعت کو بفضل خدا ایک خوبصورت ''بیت الرحمٰن'' بنانے کی توفیق ملی ہے۔ یہ اس علاقہ میں پہلی بیت ہے۔ ماہ اگست میں کسرانی، ڈنڈورا، مائل سبعہ وغیرہ نواحی جماعتوں کے خدام و اطفال کا اجتماع ''بیت الرحمٰن'' کسرانی میں منعقد ہوا۔ مکرم قریشی عبدالمنان صاحب سیکرٹری امور عامہ کینیا نے اس کا افتتاح کیا۔ ان نئی جماعتوں کے کل 160 خدام اور اطفال نیز 75 خواتین نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ اس اجتماع میں اکثریت نومبائعین کی تھی۔

اس اجتماع میں علاوہ علمی و ورزشی مقابلوں کے متعدد تربیتی تقاریر بھی ہوئیں۔ مکرم معلم داؤدی اروا صاحب نے دعوت الی اللہ کی اہمیت و ضرورت، مکرم معلم عثمانی ڈورو نے ختم نبوت، مکرم محمد حسین جوریج صاحب نے نظام جماعت اور خاکسار نے خدام الاحمدیہ کے اجتماعات کی غرض و غایت کے موضوع پر تقاریر کیں جنہیں دلچسپی اور توجہ سے سنا گیا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کینیا کو اعلیٰ رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان حقیر کوششوں کے اپنے فضلوں سے شیریں ثمرات عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 18 اکتوبر 2002ء)

آتش شوق اور آہِ سرد

دور تک پھیلے ہوئے سلسلہ کوہ کی برف سے پٹی ہوئی خوبصورت وادیوں اور ڈھکی ہوئی بارعب چوٹیوں کو ہوائی جہاز کے دریچہ سے پہلی بار دیکھا تو پتہ چلا کہ گمراہی میں بے ذوقی اور کفر میں کم نظری کو کتنا دخل ہے اتنے خوش منظر اور پائیدار برف کدے کے ہوتے ہوئے لوگ کیوں کر آتش پرست ہو گئے۔ آگ میں وہ کیا بات ہے جو برف میں نہیں۔ اس میں حدت اس میں شدت، وہ طلائی یہ نقرئی، وہ دھواں دھواں یہ اجلی اور بے داغ اور دونوں معمولات زندگی کے لئے درکار اور کار آمد۔ ایک جنگ میں آتش انتقام بھڑکائی جاتی ہے اور دوسری سرد جنگ کہلاتی ہے۔ شعر کا ایک مصرعہ اگر آتش شوق کے ذکر سے شروع ہو تو دوسرا آہِ سرد پر ختم ہوتا ہے۔ رزم ہو کہ بزم اگر آگ لازم ہے تو یخ ملزوم۔

(مختار مسعود کی ''سفر نصیب'' سے انتخاب)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

☼ مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ انصاراللہ پاکستان لکھتے ہیں کہ خاکسار کے سسر مکرم چوہدری سلطان علی صاحب چاہ میراں سلطان پورہ لاہور مورخہ 24 دسمبر 2002ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 73 سال تھی اسی روز مغرب کے بعد دارالذکر لاہور میں مکرم آصف جاوید صاحب مربی ضلع لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں مورخہ 25 دسمبر بعد نماز فجر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ آپ مکرم چوہدری منور علی صاحب قائد ضلع لاہور کے والد تھے۔ احباب ان کی مغفرت کیلئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو آپ کے نیک نمونہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

☼ مکرم نعیم اللہ خان صاحب ملہی کارکن نظارت بہشتی مقبرہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی دادی جان محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری اللہ رکھا ملہی صاحب ساکن دارالنصر غربی ربوہ مورخہ 29 دسمبر 2002ء بروز اتوار بعمر 84 سال انتقال کر گئیں۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید نے دعا کروائی۔ آپ حضرت میاں اللہ بخش صاحب اور حضرت مہتاب بی بی صاحبہ آف اٹھوال رفقاء حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آپ نے اپنی یادگار دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ آپ کا ایک پوتا مکرم نصر اللہ خان ملہی صاحب مربی ضلع جہلم ہیں۔ آپ نیک، متقی، صالحہ دعا گو اور پابند صوم وصلوٰۃ تھیں۔ آپ نے 16 سال تک سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ دارالنصر غربی کے طور پر کام کیا اور سینکڑوں بچوں کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

☼ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی حال ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کے بھائی مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ رحیم یار خان کا ایکسیڈنٹ میں فریکچر ہوا تھا۔ اب وہ روبصحت ہو رہے ہیں۔ شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

☼ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ بیلجیئم حال ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی خوشدامن مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان مختلف عوارض کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

☼ مکرم مبارک احمد معین صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر تحریک جدید لکھتے ہیں۔ خاکسار کا بیٹا تنزیل احمد (عمر تقریباً ڈیڑھ سال) گزشتہ چند دنوں سے نمونیہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بچے کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔

اعلان داخلہ

☼ پنجاب یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف کیمیکل انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان ٹیکسٹائل پروسیسنگ ٹیکنالوجی میں سیلف سپورٹنگ ایوننگ پروگرام کے تحت داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 28 جنوری 2003ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 29 دسمبر۔

(نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

☼ ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع سیالکوٹ کے لئے بھجوا رہا ہے۔

(i) توسیع اشاعت کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔

(ii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

(iii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی۔

امراء، صدران، مربیان سلسلہ وجملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

☼ مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں مکرمہ غلام زہراء صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد خاں صاحب مرحوم گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ مورخہ 28 دسمبر 2002ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں لہذا ان کی میت 29 دسمبر 2002ء کو ربوہ لائی گئی۔ بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم منیر الدین احمد صاحب انچارج رشتہ ناطہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحومہ ایک نیک سیرت اور تقویٰ شعار خاتون تھیں بہت ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے مکرم چوہدری مسعود احمد ناصر علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، مکرم چوہدری محمود احمد طاہر صاحب شاہ تاج ٹیکسٹائل ملز بھائی پھیرو، مکرم چوہدری اعجاز احمد آف جنوبی افریقہ اور 6 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب کرام سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

☼ مکرم امان اللہ بلوچ صاحب معلم وقف جدید مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29 دسمبر 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فاران احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم حافظ عبدالخالق صاحب بستی سہرانی آف ڈیرہ غازی خان کا پوتا ہے اور سید محمد اشرف شاہ صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ کا نواسہ ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین بنائے۔ صحت وسلامتی والی لمبی زندگی دے اور ماں باپ کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ آمین

نکاح

☼ مکرم ذیشان افضل ملک صاحب ابن مکرم محمد افضل ملک صاحب کا نکاح مورخہ 21 دسمبر 2002ء کو ہمراہ مکرمہ درشہوار صاحبہ بنت مکرم اخوندزادہ مکرم مراد احمد صاحب آف مردان سے مکرم مبشر احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ واہ کینٹ نے مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر رسالپور میں پڑھا۔ مکرم ذیشان افضل صاحب، مکرم ملک برکت صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد کے پوتے اور مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم (محقق) کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے۔

بری فوج میں شمولیت

☼ بری فوج میں بطور جوان شمولیت کیلئے رجسٹریشن قریبی بھرتی دفتر یا کسی بھی رجمنل ٹریننگ سنٹر میں 10 جنوری سے 30 جنوری 2003ء تک کروائی جا سکتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 31 دسمبر۔

(نظارت تعلیم)

ضرورت مند طلباء کی اعانت فرمائیں

☼ غریب مستحق اور نادار طلباء وطالبات کی مالی امداد کے لئے شعبہ امداد طلباء صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بآمد شعبہ ہے۔ جو کہ نظارت تعلیم ربوہ میں قائم ہے۔ یہ شعبہ غریب مستحق اور ضرورت مند طلباء کی مالی اعانت کرتا ہے۔ اس وقت سینکڑوں طلباء وطالبات اس شعبہ کی مالی اعانت سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ روزمرہ کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے تعلیمی اخراجات بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس وقت اس شعبہ پر بہت زیادہ بوجھ ہے۔ اس شعبہ کے اخراجات مخیر احباب کے عطیات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت سے پر زور درخواست ہے کہ اس شعبہ کی بڑھ چڑھ کر مالی اعانت فرمائیں۔ تا کہ مستحق اور ضرورت مند طلباء تعلیم کے نور سے منور ہو سکیں۔ امداد کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(انچارج امداد طلباء نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

☼ مکرم خلیل احمد قیصر صاحب نفیس زری ٹیلرز ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب سعید بھٹی نواب شاہ مورخہ 13 دسمبر 2002ء کو (بعمر 35 سال) وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ مکرم محمد عثمان شاہد مربی سلسلہ نے مورخہ 14 دسمبر 2002ء کو نواب شاہ سندھ میں پڑھائی۔ اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہر آن ان کا حامی وناصر ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

☼ مکرم ٹھیکیدار نواب دین صاحب آف اسلام آباد کی اہلیہ مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ مورخہ 25-اکتوبر 2002ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئی۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد جمعہ بیت الذکر اسلام آباد میں ادا کی گئی اور اسلام آباد کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ کے والد محترم منشی سبحان علی صاحب کاتب الفضل تھے۔ بہت دعا گو نماز پانچ وقتہ کی پابند تہجد گزار اور نماز اشراق کی پابند تھی بہت مہمان نواز تھی سوگواروں میں 5 بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں سب شادی شدہ ہیں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	3 جنوری	زوال آفتاب :	12-13
جمعہ	3 جنوری	غروب آفتاب :	5-19
ہفتہ	4 جنوری	طلوع فجر :	5-40
ہفتہ	4 جنوری	طلوع آفتاب :	7-07

پاکستان امریکہ سے احتجاج کرے سرحد اسمبلی نے متفقہ قرارداد کے ذریعہ جنوبی وزیرستان ایجنسی میں ایک دینی مدرسہ پر امریکی بمباری پر شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ وفاقی حکومت اس معاملہ پر امریکی حکومت سے احتجاج کرے سرحد اسمبلی میں وقفہ سے قبل کارروائی میں ڈپٹی سپیکر نے ایوان سے کہا کہ وہ جنوبی وزیرستان ایجنسی میں مدرسہ پر امریکی طیارے کی جانب سے بم گرائے جانے کے واقعہ پر قرارداد پیش کرتے ہیں۔

قومی مفاد کی تمام پالیسیاں جاری رہیں گی
وزیراعظم میر ظفراللہ جمالی نے کہا ہے کہ بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانی اپنے ملک کے حقیقی سفیر ہیں اور دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات میں بہتری لانے میں ان کا کردار بہت مددگار ثابت ہوگا۔ ریاض میں مقیم پاکستانیوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ پاکستان کی 55 سالہ تاریخ میں بلوچستان سے تعلق رکھنے والے پہلے وزیراعظم ہیں اور ان کی کوشش ہوگی کہ وہ اپنے جانشین کے لئے اچھی روایات چھوڑیں۔ انہوں نے شاہ فہد اور ولی عہد شہزادہ عبداللہ سے اپنی ملاقاتوں کے علاوہ پاکستان کی سیاست کے مختلف پہلوؤں کا بھی تذکرہ کیا اور کہا کہ انہوں نے وہ تمام پالیسیاں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے جو قومی مفاد میں ہیں۔

امریکہ کا جاسوس طیارہ تباہ امریکہ کا پائلٹ کے بغیر جاسوس طیارہ جیکب آباد کے شہباز ائیر بیس کے قریب گر کر تباہ ہوگیا۔ طیارہ غیر آباد علاقے میں گرا جس کی وجہ سے کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔ حادثہ صبح 10 بجے پیش آیا۔ امریکی فوجی ملبہ اٹھا کر شہباز ائربیس پر لے گئے۔

روس کا جنگی بیڑہ خلیج روانہ امریکہ کے صدر جارج بش کی جانب سے عراق کے ساتھ تنازعہ کے پرامن تصفیہ کی اب بھی امید رکھنے کے باوجود امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے علاقہ میں فوجی قوت مجتمع کرنے کا عمل جاری رکھنے کی وجہ سے نئے سال کے آغاز پر خلیج کے علاقہ میں جنگ کے بادل گہرے ہوتے جارہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی روس کا تباہ کن جنگی بیڑہ بھی خلیج روانہ ہوگیا ہے۔ 1991ء کے خلیجی جنگ کے بعد پہلا موقع ہے کہ روس علاقہ میں اپنے جنگی جہاز بھیج رہا ہے۔

جنگ مسلط کی گئی تو مقابلہ کرینگے وزیراعظم ظفراللہ جمالی نے کہا ہے کہ ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن اگر ہم پر جنگ مسلط کی گئی تو ہم اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پاکستان بات چیت پر یقین رکھتا ہے۔ مگر بھارتی قیادت جارحیت کی باتیں کررہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ریاض میں پاکستانی سفارتخانے میں پاکستانیوں کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران کیا۔ انہوں نے سعودی قیادت سے اپنی بات چیت کو انتہائی مثبت اور مفید قرار دیا۔ انہوں نے سعودی عرب میں مقیم پاکستانیوں سے کہا کہ وہ سعودی قوانین کی پابندی کریں اور ان کے اجتماعی مفادات کیلئے کام کریں۔

افواج پاکستان بھرپور صلاحیت رکھتی ہیں
صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ اللہ پر غیر متزلزل ایمان اور پیشہ وارانہ مہارت کے بل بوتے پر افواج پاکستان دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملانے کی پوری صلاحیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے پاک فوج کے افسران پر زور دیا کہ وہ اپنی تربیت پر مزید محنت کریں۔

سینٹ انتخابات کا اپ ڈیٹ چیف الیکشن کمشنر جسٹس (ر) ارشاد حسن خان نے آئندہ ماہ ہونے والے سینٹ کے انتخاب کے انعقاد کا شیڈیول جاری کر دیا ہے۔ جس کے تحت 8 جنوری سے کاغذات نامزدگی وصول کئے جائیں گے الیکشن کمشنر کی طرف سے جاری کئے گئے اعلان کے مطابق متعلقہ ریٹرننگ افسر 3 جنوری 2003ء سے کاغذات نامزدگی وصول کرنے کی دعوت دیں گی۔ جبکہ 8 جنوری سے 11 جنوری تک یہ کاغذات وصول کئے جائیں گے۔ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال 13 سے 15 جنوری تک ہوگی۔ کاغذات کے خلاف 17 جنوری کو اعتراضات داخل کئے جاسکیں گے۔ جبکہ ان اعتراضات پر سماعت اور انہیں نمٹائے جانے کا عمل 20 جنوری تک مکمل ہوگا۔ 21 جنوری تک کاغذات نامزدگی واپس لئے جاسکیں گے۔ اور 22 جنوری کو حتمی فہرست جاری کر دی جائے گی۔ چاروں صوبوں میں 4 فروری کو پولنگ ہوگی جو صبح 9 بجے سے سہ پہر 4 بجے تک جاری رہے گی۔

امریکہ سلامتی کی یقین دہانی کرائے شمالی کوریا نے کہا ہے کہ امریکہ ہمیں سلامتی کی یقین دہانی کرادے ایٹمی ہتھیار نہیں بنائیں گے۔ اقوام متحدہ میں شمالی کوریا کے سفیر نے کہا کہ ہم امریکہ سے جارحیت نہ کرنے کا سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان ایٹمی ایشو پر نئے تنازع کے باعث جزیرہ نما کوریا نصف صدی بعد ایک بار پھر جنگ کے دہانے پر پہنچ چکا ہے۔

پٹنہ میں پرتشدد مظاہرے بھارت کے شہر پٹنہ میں پولیس کے ہاتھوں تین نوجوانوں کی ہلاکت کے خلاف تیسرے روز بھی شدید احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ جن میں پولیس کے ساتھ جھڑپوں میں 150 افراد زخمی ہوگئے۔ تین پولیس چوکیاں نذر آتش کر دی گئیں اور 500 افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔

سردی سے ہلاکتیں بھارت روس اور بنگلہ دیش میں شدید سردی سے 37۔ افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ بھارتی علاقے اتر پردیش میں شدید سردی سے 14۔ افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ دھند کے باعث ٹرینوں اور پروازوں کے شیڈول بھی متاثر ہوئے ہیں۔ روس کے دارالحکومت ماسکو میں 4۔ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ سردی کے باعث دارالحکومت ماسکو میں نئے سال کی رونقیں پھیکی رہیں۔

سلامتی کونسل میں ایشیا کی نمائندگی چینی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل کے مستقل رکن کی حیثیت سے چین ایشیا کی نمائندگی کرتا ہے۔ اب پاکستان کے ساتھ مل کر اپنے مقاصد حاصل کریگا اور مسائل کے حل میں مدد ملے گی۔ چین پاکستان کی سلامتی کونسل کی رکنیت کا خیر مقدم کرتا ہے۔

مائکروویوز بم فوجی ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکہ نے بعض طاقتور نئے ہتھیاروں کی سیریز تیار کی ہے جن میں مائیکروویوز بم بھی شامل ہیں۔ اس بم سے لوگ ہلاک تو نہیں ہونگے لیکن یہ بم انسانوں کو جھلسادے گا۔ امریکہ نے خود اس بارے میں کوئی اعلان نہیں کیا۔ یہ بم عراق کے خلاف جنگ میں استعمال کیا جائے گا جو صدام حسین کا فوجیوں سے رابطہ منقطع کر دے گا اور بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار منجمد ہوجائیں گے۔

فوج کم نہیں کرینگے بھارتی آرمی چیف نے کہا ہے کہ کنٹرول لائن کی سخت نگرانی ہوگی۔ کشمیر میں فوج کم نہیں کرینگے۔ فوج کو جدید ہتھیاروں سے لیس کیا جائے گا۔

عراق پر حملہ کی صورت میں یاسر عرفات نے کہا ہے کہ عراق پر حملے کی صورت میں اسرائیل فلسطینیوں پر ظلم بڑھا دے گا۔ مشرق وسطی پر اس وقت جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ اس سے خطے میں امن کی کوششوں کو نقصان پہنچے گا۔

عراق میں 17 لاکھ افراد ہلاک ہوئے عراقی وزیر صحت عمید مبارک نے کہا ہے کہ عراق پر اقوام متحدہ کی 12 سالہ پابندیوں کے باعث 17 لاکھ سے زائد افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61